urgent

(229)

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔۔
ششماہی ۔۔
سہ ماہی ۔۔
بیرون ہند سالانہ ۔۔

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۶ شوال ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۷۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

کل سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لاہور تشریف لے گئیں۔

جناب سید زین العابدین شاہ صاحب۔ ناظر امور عامہ لاہور سے واپس آ گئے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی دورہ ضلع میرپور اور گیانی واحد حسین صاحب۔ لاہور بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے۔

آج نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان ہوا جس میں ۵۴ مرد اور ۱۳ خواتین شامل ہوئیں۔ مردوں کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں اور خواتین کے لئے نصرت گرلز ہائی سکول میں امتحان لینے کا انتظام تھا۔

خانصاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر دہلی سے تشریف لے آئے ہیں۔

آج بعد نماز مغرب مہمان خانہ میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے "کسر صلیب" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ جس میں ثابت کیا کہ از روئے بائیبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

کل ریلوے کے ٹریفک انسپکٹر صاحب جلسہ سالانہ اور جوبلی کے ایام میں گاڑیوں کے انتظامات کے سلسلہ میں آئے اور سکرٹری صاحب جوبلی کمیٹی سے مشورہ کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شرک کے استیصال اور کسر صلیب کیلئے غیر معمولی جوش

"امریکہ سے ایک ڈاکٹر کی بیوی نے اپنے کسی عارضہ کے لئے دُعا کی درخواست کی تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اس کو جواب میں لکھا جاوے۔

"اس میں شک نہیں۔ کہ دُعا کی قبولیت پر ہمارا ایمان ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کے قبول کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ مگر دُعاؤں کے اثر اور قبولیت کو توجہ کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔ اور پھر حقوق کے لحاظ سے دُعا کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا حق سب پر غالب ہے اس وقت دُنیا میں سا شرک پھیلا ہوا ہے۔ اور ایک عاجز انسان کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ شریک کیا جاتا ہے۔ اس لئے فطرتی طور پر ہماری توجہ اس طرف غالب ہو رہی ہے۔ کہ دُنیا کو اس شرک سے نجات ملے۔ اور اللہ تعالےٰ کی عظمت قائم ہو۔ اس کے سوا دوسری طرف ہم توجہ کر ہی نہیں سکتے اور یہ بات ہمارے مقاصد اور کام سے دُور ہے۔ کہ اس کو چھوڑ کر دوسری طرف توجہ کریں۔ بلکہ اس میں ایک قسم کی معصیت کا خطرہ ہوتا ہے۔

ہاں میرا ایمان ہے کہ بیماروں اور مصیبت زدوں کے لئے توجہ کی جاوے۔ تو اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ بلکہ ایک وقت یہ امر بطور نشان کے بھی مخالفوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور کوئی مقابلہ میں نہ آیا۔ اس وقت میری ساری توجہ اسی ایک امر کی طرف ہو رہی ہے۔ کہ یہ مخلوق پرستی دُور ہو۔ اور صلیب ٹوٹ جاوے۔ اس لئے ہر کام کی طرف میں توجہ نہیں کر سکتا۔ خدا نے مجھے اسی طرف متوجہ کر دیا ہے کہ یہ شرک جو پھیلا ہوا ہے۔ اور حضرت عیسےٰ کو خدا بنایا گیا ہے۔ اس کو نیست و نابود کر دیا جاوے۔ یہ جوش کسندہ کی طرح میرے دل میں ہے۔ اسی لئے ڈوئی کو لکھا ہے۔ کہ وہ مقابلہ کے لئے نکلے۔ پس تم صبر کرو جب تک کہ ایک دُعا کا فیصلہ ہو جاوے۔ اس کے بعد ایسے امور کی طرف بھی اللہ تعالےٰ چاہے۔ تو توجہ ہو سکتی ہے۔ لیکن دُعا کرانے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرے۔ اور اللہ تعالےٰ سے صلح کرے۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرے پس جہاں تک ممکن ہو۔ تم اپنے آپ کو درست کرو۔ اور یہ یقیناً سمجھ لو۔ کہ انسان کا پرستار کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ مسیح کی زندگی کے حالات پڑھو۔ تو صاف معلوم ہو گا۔ کہ وہ خدا نہیں ہے۔ اس کو اپنی زندگی میں کس قدر تکلیفیں اور کلفتیں اٹھانی پڑیں۔ اور دُعا کی عدم قبولیت کا کیسا بڑا نمونہ اس کی زندگی میں دکھایا گیا ہے۔ خصوصاً باغ والی دُعا جو ایسے اضطراب کی دُعا ہے۔ وہ بھی قبول نہ ہوئی۔ اور وہ پیالہ ٹل نہ سکا۔ پس ایسی حالت میں مقدم یہ ہے۔ کہ تم اپنی حالت کو درست کرو۔ اور انسان کی پرستش چھوڑ کر حقیقی خدا کی پرستش کرو۔" (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کی شاندار فہرست

السابقون الاولون میں شامل ہونے کا زرین موقعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید سال ششم کی قربانیوں کا اعلان فرما چکے ہیں۔ تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے شاندار فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ صرف مخلصین جماعت چھٹے سال کے وعدے اضافوں کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض احباب تو چھٹے سال کی رقم بھی اس کے ساتھ ہی داخل کر رہے ہیں۔ اور کئی ہیں۔ جو دس سال کی رقم پیشگی داخل کر چکے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنی ذات مبارک کے بارے میں یہ اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ میں باوجود سخت مقروض ہونے کے تحریک جدید سال سوم کی رقم ۱۷۰۰/۰ جو ادا کی جا چکی ہے۔ اس پر ہر سال دس فیصدی اضافہ کروں گا۔ چنانچہ اس حساب سے چھٹے سال میں تیس فیصدی اضافہ کے ساتھ مبلغ ۲۲۶۲/۰ روپے تحریک جدید سال ششم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔

خطبہ کے بعد حضور کی خدمت میں چند گھنٹوں کے اندر آٹھ ہزار روپیہ سے اوپر کے وعدے پیش ہوئے جیسا کہ نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ اب تک قریباً دس ہزار کے وعدے ہو چکے ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل میں اس لئے شائع کی جا رہی ہے۔ کہ جماعتیں تحریک جدید کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری توجہ کریں۔ اور السابقون الاولون میں شامل ہونے کے لئے اپنے وعدے حضور کی خدمت میں براہ راست فوری طور پر ارسال فرما دیں۔ اس فہرست کے متعلق یہ نوٹ کر دینا ضروری ہے۔ کہ جو فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ اس میں خدا کے فضل سے ہر شخص نے اضافہ کیا ہے۔ محلہ دار السعت کے سکرٹری مال تحریک جدید نے راتوں رات اپنے محلے کی فہرست اضافوں کے ساتھ مکمل کر کے صبح ہی حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ اس فہرست میں تیس فی صدی احمدیہ مستورات کے وعدے ہیں۔ اور ۷۰ فیصدی مردوں کے۔ اس لئے لجنات اماء اللہ کی کارکنات کو خاص توجہ کرنی چاہئے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۲۶۲/۰
(۲) سیدہ ام ناصر احمد صاحب ۱۵۳/۰
(۳) سیدہ ام طاہر احمد صاحب ۲۵۷/۰
(۴) " امۃ الرشید صاحبہ ۳۳/۰
(۵) سیدہ طاہرہ بیگم صاحبہ ۴/۰
(۶) " زکیہ بیگم صاحبہ ۴/۰
(۷) " طیبہ بیگم صاحبہ ۴/۰
(۸) " امۃ العزیز صاحبہ ۴/۰
(۹) سردار النساء خادمہ حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالےٰ ۵/۴ وعدے کے ساتھ رقم بھی ادا کر دی ہے
(۱۰) مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری ۲۴/۰ دس سال کا پیشگی ادا کر دیا ہے۔
(۱۱) شیخ غلام جیلانی صاحب لاہور ۵۳/۰ " "
(۱۲) منشی عنایت علی خاں صاحب پنشنر برنالہ ۲۰/۰ " "
(۱۳) صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب صوبیدار پنشنر ۶۶/۰ " "
(۱۴) بھابھی زینب صاحبہ قادیان ۶۸/۰ " "
(۱۵) پیر مظہر قیوم صاحب مرحوم خاوند ۶/۴ " "
(۱۶) ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ ۶۰/۰ صرف چھٹا سال پیشگی ادا ہے
(۱۷) سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری اعظم علی صاحب سب جج کرنال ۴۰/۰ دس سال کا پیشگی ادا کر دیا ہے
(۱۸) شرف الدین صاحب جاوا شیٹ ۷/۸ " "
(۱۹) سیٹھ اللہ جوایا صاحب آگرہ ۱۳۰/۰ صرف چھٹا سال پیشگی ادا ہے
(۲۰) محمد اسماعیل صاحب کوئٹہ ۱۳/۰ " "

(۲۱) سید حبیب اللہ شاہ صاحب ملتان ۱۰۰/۰ صرف چھٹا سال پیشگی ادا ہے
(۲۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان ۱۰۵/۰ " "
(۲۳) سید عبد المومن صاحب کلابہ بمبئی ۳۰/۰ دس سال کی رقم پیشگی ادا ہے۔
(۲۴) بھائی غلام قادر صاحب قادیان ۲۰/۰ صرف چھٹا سال پیشگی ادا ہے۔
(۲۵) صوفی نبی بخش صاحب کھمبلہ لاہور ۵/۵ دس سال کا پیشگی ادا کر دیا ہے۔
(۲۶) منشی محمد ابراہیم صاحب ڈار پوسٹمین گجرات ۷/۰ " "
(۲۷) جمعدار فتح الدین صاحب کوٹری سندھ ۲۳/۰ صرف چھٹا سال ادا ہے۔
(۲۸) خان محمد اسماعیل صاحب جبل پور ۵/۰ " "
(۲۹) بابو محمد رشید خان صاحب معہ ہر دو اہلیہ قادیان ۱۲۶/۰ دس سال کا پیشگی ادا کر دیا ہے
(۳۰) ڈاکٹر عبد الغفور صاحب مریالم ۱۳/۴ صرف چھٹا سال پیشگی ادا ہے
(۳۱) ملک شاہ محمد صاحب آنبہ ۶/۸ " "
(۳۲) صفدر جنگ ہمایوں صاحب ۶۷/۰ " "
(۳۳) مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ بیٹ ۱۰/۰ " "
(۳۴) دفعدار عبد الرحمٰن صاحب سکندر آباد ۳۳/۰ " "
(۳۵) اہلیہ صاحبہ بابو محمد فاضل صاحب فیروز پور ۱۳/۰ " "
(۳۶) شیخ عطاء اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر بٹالہ ۵/۵ دس سال کا پیشگی ادا کر دیا ہے
(۳۷) اہلیہ صاحبہ محمد حسین صاحب گھٹیالیاں سیالکوٹ ۵/۹ " "
(۳۸) میاں غلام حسن صاحب قتال پور ملتان ۵/۰ صرف چھٹا سال پیشگی ادا ہے

(۳۹) میاں مولا بخش صاحب باورچی قادیان ۶/۰/۳ دس سال کا پیشگی ادا ہے
(۴۰) مولوی محمد عبد اللہ صاحب فاضل مالاباری ۵/۴ صرف چھٹا سال پیشگی ادا ہے
(۴۱) ریحانہ عرف مریم صاحبہ یاڈنگ ۵/۱۰ دس سال کا پیشگی ادا کر دیا ہے
(۴۲) چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۹۴/۲۰ ۹۱/۰ " "
(۴۳) شیخ فضل حق صاحب سہارنپور ۳۰/۴ صرف چھٹا سال پیشگی ادا ہے
(۴۴) چوہدری علی اکبر صاحب اے ڈی آئی پنڈی گھیپ ۸۰/۰ " "
(۴۵) امۃ اللہ بشریٰ بیگم صاحبہ کرنال ۵/۸ دس سال کا پیشگی ادا ہو گیا ہے۔
(۴۶) عبد الغفور صاحب معہ برادران گجرات ۸۰/۰ وعدہ
(۴۷) امۃ الغفور بیگم صاحبہ " ۵/۵ "
(۴۸) شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حیدر آباد دکن ۵۵/۰
(۴۹) بابو ولی محمد صاحب جبل پور ۳۰/۰ "
(۵۰) محمد عبد اللہ صاحب ایران ۱۵۰/۰ "
(۵۱) خاکسار برکت علی فنانشل سکرٹری ۵۲/۰
(۵۲) اہلیہ صاحبہ " " ۵/۳
(۵۳) منشی فیض احمد صاحب مجھی محلہ دار البرکات ۱۰/۲
(۵۴) مرزا محمد شفیع صاحب معہ اہل و عیال قادیان ۷/۰
(۵۵) مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ۳۲/۰

(۵۶) انور بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد یعقوب صاحب ۶/۴
(۵۷) رضیہ بیگم صاحبہ مرحومہ ہمشیرہ " " ۶/۴
(۵۸) سید احمد علی صاحب مولوی فاضل دار الفضل قادیان ۵/۲
(۵۹) میاں ولایت حسین صاحب دکاندار " ۳۱/۰
(۶۰) منشی عطاء الرحمٰن صاحب مدرسہ احمدیہ ۵/۶
(۶۱) مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ دار الانوار ۳۱/۰
(۶۲) اہلیہ صاحبہ " " ۱۱/۰
(۶۳) احمد علی صاحب اسلم " " ۵/۴
(۶۴) ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے قادیان ۴۳/۰ رقم ادا کر دی ہے
(۶۵) منشی محمد الدین صاحب مختار عام " ۶/۶ "
(۶۶) قاضی نور محمد صاحب دفتر مقبرہ بہشتی " ۳۰/۴
(۶۷) ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۲۷/۰
(۶۸) اہلیہ صاحبہ " " ۱۵/۰
(۶۹) ڈاکٹر محمد احمد صاحب پسر " " ۱۲/۰
(۷۰) ناصرہ بیگم صاحبہ دختر " " ۸/۰
(۷۱) زینب بیگم صاحبہ " " ۵/۰
(۷۲) بچگان " " ۵/۰

ڈاکٹر صاحب کے خاندان کی رقم ۸۶/۰ ہے اس میں سے ۳۸/۰ روپے ادا ہو چکے ہیں

(۷۳) ملک عمر علی صاحب بی۔ اے محلہ دار الانوار ۲۵۱/۰
(۷۴) منشی عبد الکریم صاحب خالد محلہ دار الرحمت ۷/۰
(۷۵) شیخ عبد الرحیم صاحب پراچہ " ۲۳۵/۰
(۷۶) منشی مدد خان صاحب معہ اہلیہ " ۳۵/۰
(۷۷) منشی محمد اسحاق صاحب دفتر بیت المال " ۵/۱
(۷۸) ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ۵/۶
(۷۹) والدہ صاحبہ " " ۵/۳
(۸۰) مرزا مہتاب بیگ صاحب قادیان ۱۲/۰
(۸۱) اہلیہ صاحبہ " " ۵/۸
(۸۲) بہو صاحبہ " " ۵/۸
(۸۳) خواجہ عبد الرحمٰن صاحب نور ہسپتال " ۲۰/۰
(۸۴) چوہدری بشیر احمد صاحب چکوالی " ۵/۲
(۸۵) منشی محمد حمید الدین صاحب " ۲۶/۰
(۸۶) اہلیہ صاحبہ " " ۵/۵
(۸۷) ملک سیف الرحمٰن صاحب دار المجاہدین " ۱۵/۰
(۸۸) اہلیہ صاحبہ عطاء الرحمٰن صاحب قادیان ۵/۵
(۸۹) صوفی غلام محمد صاحب دار الرحمت " ۵۰/۰
(۹۰) مولوی سکندر علی صاحب کھیئنی ۱۱/۸
(۹۱) ملک محمد عبد اللہ صاحب تالیف و تصنیف قادیان ۵/۶
(۹۲) محمد الدین صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب بھڈال ۱۵/۰
(۹۳) محلہ دار البرکات قادیان ۸۲/۷
(۹۴) " دار السعت " ۱۲۴/۷/۹

234

(۹۵) چوہدری سردار خان صاحب لاہور ۱۴/۰
(۹۶) " محمد عبد اللہ صاحب جبار بی اے دہلی ۳۳/۰
(۹۷) " فیض احمد صاحب اسسٹنٹ ہیلتھ آفیسر بیت المال قادیان ۲۶/۰
(۹۸) مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن ۳۰/۰
(۹۹) چوہدری علی قاسم صاحب انعر راجشاہی ۱۰/۰
(۱۰۰) ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب میگاڈی ۳۴۷/۰
(۱۰۱) ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی کوہ مری ۱۴/۰
(۱۰۲) شہزادہ محمد عثمان صاحب جہلم ۳۳/۰
(۱۰۳) حافظ عبد الرحمٰن صاحب حویلی ۳۰/۸
(۱۰۴) اہلیہ صاحبہ " " ۱۵/۴
(۱۰۵) دختران " " " ۵/۴
(۱۰۶) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی قادیان ۴۲/۰
(۱۰۷) میاں کریم بخش صاحب درزی گوجرانوالہ ۳۰/۰
(۱۰۸) صلاح الدین صاحب رشید بشیر آباد سندھ ۱۱/۰
(۱۰۹) مولوی سعد الدین صاحب ملک ڈی۔ آئی گوجر خان ۲۴۴/۰
(۱۱۰) چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ لاہور ۵۰/۰
(۱۱۱) مولوی غلام رسول صاحب ریڈر پشاور ۱۰۰/۰ زمین دیدی ہے
(۱۱۲) ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب پاکپٹن ۱۰۳/۰
(۱۱۳) اہلیہ صاحبہ " " " ۴۳/۰
(۱۱۴) حوالدار غلام قادر خان صاحب آسنسول بنگال ۵/۱/۹
دس سال کا چندہ ادا کر دیا۔
(۱۱۵) مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان ۵۰۱/۰

(۱۱۶) چوہدری غلام حسین صاحب سفید پوش قادیان ۲۳۵/۰ زمین دیدی ہے
(۱۱۷) سید محمد اقبال شاہ صاحب نیروبی ۵۰/۰ شلنگ
(۱۱۸) اہلیہ صاحبہ " " " ۳۰/۰
(۱۱۹) چوہدری احمد مختار صاحب اکال گڑھ ۲۷/۰
(۱۲۰) مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور قادیان ۳۱/۰
(۱۲۱) اہلیہ صاحبہ " " " ۲۱/۰
(۱۲۲) منشی میر محمد صاحب شادن لنڈ ۱۰/۲
(۱۲۳) سلیمہ بیگم صاحبہ حیدر آباد دکن ۲۰۷/۰
(۱۲۴) خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب قادیان ۸۷/۰
(۱۲۵) اہلیہ صاحبہ " " " ۳۸/۰
(۱۲۶) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب میگاڈی ۴۰۰/۰
(۱۲۷) محمد عبد اللہ صاحب دوکاندار قادیان ۸/۰
(۱۲۸) بابو سراج الدین صاحب دار الفضل " ۲۷۵/۰
(۱۲۹) چوہدری عبد الحکیم صاحب دار البرکات ۴۲/۰
(۱۳۰) محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۱۲/۰
(۱۳۱) چوہدری عبد القدیر صاحب پسر " " ۶/۱
(۱۳۲) امۃ الرشید صاحبہ دختر " " ۶/۱
(۱۳۳) امۃ الحکیم صاحبہ " " " ۵/۵
(۱۳۴) چوہدری عبد الرحیم صاحب پسر " " ۵/۵
(۱۳۵) سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۵/۵
(۱۳۶) حلیمہ سعدیہ بیگم صاحبہ دختر " ۵/۵ ہے
(۱۳۷) شیخ فضل احمد صاحب سکرٹری قادیان ۱/۱۴ رقم ادا کر دی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی مغل لائن لمیٹڈ (قائم شدہ ۱۸۷۷ء)

سب سے پہلی اور قدیم کمپنی جو ساٹھ سال سے حجاج کی خدمت کر رہی ہے

عازمان حج کو خوشخبری

اب جبکہ حکومت ہند نے حاجیوں کو لیجانے کا انتظام کر دیا ہے۔ آپ اپنی سب سے بڑی آرزو یعنی فریضہ حج کی تکمیل کر سکتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ امسال حج اکبر ہوگا۔ مغل لائن کے جہازوں میں آپ کو ہر طرح کا آرام اور سہولت حاصل ہے۔

تاریخ روانگی

جہاز "اسلامی" (وزن ۵۸۷۹ ٹن) کراچی سے ۲۹۔ نومبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا۔
جہاز "علوی" (وزن ۳۵۶۶ ٹن) بمبئی سے ۲۔ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا۔
یہ تاریخیں تقریباً ہیں۔ اور بغیر کسی اطلاع کے ان میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔
اس کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے حج کے موسم تک جہاز روانہ ہوں گے۔

شرح کرایہ	بمبئی سے جدہ	کراچی سے جدہ
پہلا درجہ	۶۲۱ روپیہ	۵۹۷ روپیہ
دوسرا درجہ	۴۴۱ روپیہ	۴۲۲ روپیہ
تیسرا درجہ	۱۷۳ روپیہ	۱۶۷ روپیہ

(اس میں قرنطینہ اور حفظان صحت کی فیس بھی شامل ہے)
مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔
(۱) میسرز ٹرنر مارسین اینڈ کو لمیٹڈ بمبئی (۲) میسرز ٹرنر اینڈ کو لمیٹڈ کلکتہ
(۳) میسرز گراہمس ٹریڈنگ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ کراچی

ایک شاندار تازہ تصنیف

"سلسلہ احمدیہ"

(از رشحات قلم جناب صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے اس سال ایک نہایت ہی شاندار تصنیف "سلسلہ احمدیہ" کے نام سے رقم فرمائی ہے۔ جس میں صاحبزادہ صاحب موصوف نے سلسلہ احمدیہ کے پچاس سالہ حالات اور واقعات کو نہایت مؤثر پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ اس کے پڑھنے سے روح میں سرور اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے غیر احمدی احباب میں تقسیم کے لئے ایک نہایت ہی بہترین چیز ہے۔

کتابت اور طباعت نہایت عمدہ۔ حجم کتاب تین سو صفحات۔ کاغذ نہایت عمدہ اعلےٰ سفید۔ علاوہ ازیں اس میں چھ عدد نہایت شاندار فوٹو بھی لگائے گئے ہیں پیشگی قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے والوں کو صرف ۱۲ار میں دی جائے گی۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے۔ ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالا مال ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ جیسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں ملسکتے آج ہی نرخنامہ ۲۰-۱۹۳۹ء منگوا کر آزمائشی آرڈر دیدیں۔

مینیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

علاج معالجہ

امراض عام و خاص کا علاج بذریعہ خط و کتابت کیا جا سکتا ہے سل دق بواسیر کھانسی بخار۔ ریح۔ دمہ۔ یرقان۔ بدہضمی۔ کمزوری۔ ہر مرض کا مفصل حال تحریر کر کے دوائی یا نسخہ منگوالیں۔ قیمت دوائی و فیس معمولی۔

ڈاکٹر حکیم فضل کریم بالاکوٹ۔ ضلع ہزارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۴ نومبر۔ پیرس میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی بحریہ نے جرمنی کی ایک اور آبدوز غرق کر دی ہے۔ گویا گذشتہ چند دنوں میں فرانسیسی جہاز تین آبدوزیں غرق کر چکے ہیں۔

مغربی محاذ جنگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ کل وہاں فضائی جنگ میں جرمنی کے گیارہ بمبار طیارے تباہ ہوئے۔ ان میں سے چار فرانسیسی طیاروں نے اور باقی برطانوی طیاروں نے غرق کئے ایک فرانسیسی طیارہ واپس نہیں آ سکا۔ برطانیہ کے تمام طیارے واپس آ گئے۔

کل برلن میں ہٹلر نے نازی افسروں کی ایک کانفرنس طلب کی جس میں ایک سو بیس افسر شریک ہوئے۔ آغاز جنگ کے بعد یہ سب سے بڑی کانفرنس طلب کی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں آئندہ اقدامات پر غور کیا گیا۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح شٹ لینڈ پر پھر جرمن طیارے اڑتے ہوئے دیکھے گئے جس پر فضائی حملہ کے خطرے کا الارم کر دیا گیا لیکن دو گھنٹہ کے بعد خطرہ دور ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔

ہاسنگی ۲۴ نومبر۔ فن لینڈ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ روس کی نئی تجاویز بھی قابل قبول نہیں ہیں کیونکہ انہیں قبول کرکے فن لینڈ کمزور ہو جائے گا۔ اور اپنی غیر جانبداری کو قائم نہیں رکھ سکیگا

لنڈن ۲۴ نومبر۔ جنگ کے اخراجات کے بارہ میں ایک براڈکاسٹ تقریر میں سر جان سائمن نے بیان کیا کہ ہر روز ملک کو ساٹھ لاکھ پونڈ کا خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ذاتی مصارف کم کرکے حکومت کی امداد کریں۔

برما ۲۴ نومبر۔ گورنر برما نے آج اعلان کیا کہ برما کی سیاسی ترقی کا منتہیٰ درجہ نوآبادیات ہے۔

پشاور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہز ایکسی لینسی گورنر سرحد نے سردار محمد اورنگ زیب خان قائد حزب مخالف کو گورنمنٹ ہاؤس میں دعوت ملاقات دی جس میں صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی وزارت کے قیام کے متعلق مبادلہ افکار ہوتا رہا۔ معلوم ہوا ہے سردار محمد اورنگ زیب خان نے وزارت قائم کرنے کی ذمہ داری لے لی ہے۔ اور ہز ایکسی لینسی کی خدمت میں اپنی وزارت کے ارکان کی فہرست پیش کر دی ہے۔

پیرس ۲۵ نومبر۔ ایک فرانسیسی اخبار میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانوی محکمہ بحر نے ایک قدم اٹھانا شروع کر دیا ہے جس سے جرمنی کی سرنگوں کی مہم کو روکنا آسان ہو جائے گا۔ جرمنی کی ہر قسم کی سرنگوں کو خواہ وہ مقناطیسی ہوں یا کسی اور قسم کی معلوم کیا جا سکے گا اور ان کو سطح سمندر پر لا کر تباہ کر دیا جائے گا۔

کیپ ٹاؤن ۲۶ نومبر۔ ایک جرمن سٹیمر کے کپتان نے بحر اوقیانوس کے جنوب میں اتحادیوں کے ہاتھ پکڑے جانے کی بجائے جہاز میں سوراخ کرکے اسے ڈبو دیا۔ ۳۵ مسافر اور ۱۲۷ ملاح بچا لئے گئے

سٹاک ہالم ۲۶ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت سویڈن ڈنمارک نے اقتصادی ناکہ بندی کو شدید کرنے کے متعلق برطانیہ کی پالیسی کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ برطانیہ کی اس کارروائی کا غیر جانبدار طاقتوں کی سمندری تجارت پر بہت خطرناک اثر پڑے گا۔

بیون ۲۵ نومبر۔ چند روز ہوئے فرانس کا جو مچھلیاں پکڑنے والا جہاز جرمن آبدوز نے غرق کر دیا تھا۔ اس کے بچے ہوئے مسافر آج سپین سے یہاں پہنچ گئے ہیں

لنڈن ۲۵ نومبر۔ آج صبح پھر شٹ لینڈ پر ایک جرمن بمبار ہوائی جہاز دیکھا گیا۔ اینٹی ایئر کرافٹ توپوں سے اس پر گولہ باری کی گئی۔

بخارسٹ ۲۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے رومانیہ میں ایم ٹاٹارسکو نے نئی گورنمنٹ مرتب کر لی ہے۔ ایم گفنچو حسب سابق وزیر خارجہ رہیں گے۔

لنڈن ۲۵ نومبر۔ محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ جنگ میں اس وقت تک ۱۵۲۶ اور تجارتی جہازوں کے ۲۵۰ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں جن میں سے ۱۷۰ آبدوزوں کا شکار ہوئے اور ۸۰ سرنگوں کا۔ ۷۰۱ افراد گم ہیں۔ فرانس کا اتلاف جان کم ہوا ہے

ٹوکیو ۲۵ نومبر۔ برطانیہ نے جرمنی کے خلاف جوابی کارروائی کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ حکومت جاپان نے بھی اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے اپنے سفیر مقیم لنڈن کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ دفتر خارجہ کے ایک افسر نے اعلان کیا ہے کہ جاپان اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ جرمنی سے جو مال جاپان کو جانے والا ہے اسے ضبط کرے۔ اگر برطانیہ کے اس اقدام سے جاپان کی درآمد پر اثر پڑا تو جاپان کو مجبوراً برطانیہ کے خلاف مناسب جوابی کارروائی کرنی پڑے گی۔

لنڈن ۲۵ نومبر۔ سویڈن کے اخبار کے حوالہ سے پیرس ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس دفعہ جرمنی میں بم پھٹنے کے واقعہ سے پہلے بھی ہٹلر کی زندگی پر دو دفعہ حملہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایک سازش کا انکشاف جنوری میں ہوا تھا جس پر ۷۰ گرفتاریاں کی گئیں۔ اور دوسری کا انکشاف اگست میں ہوا اور ۱۰۰ گرفتاریاں کی گئیں۔

معلوم ہوا ہے اتحادیوں کے جنگی جہازوں نے جرمنی کے تین مال کے جہاز پکڑ لئے ہیں۔

الہ آباد ۲۵ نومبر۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ گاندھی جی بھی مسلم لیگ یا مسٹر جناح کو کوراچینگ پیش کرنے والے ہیں تاکہ وائسرائے کے سامنے کانگرس اور مسلم لیگ کی طرف سے متحدہ قومی مطالبہ رکھا جا سکے۔ ڈاکٹر این کٹجو سابق وزیر انصاف یو پی نے ہندو مسلم سوال کے حل کرنے کے لئے منجملہ دیگر تجاویز کے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ہندو مسلمانوں کو تمام سول حقوق دیدیں۔ مثلاً ہندو مسجد کے سامنے باجا بجانا قطعاً بند کر دیں۔ مسلمانوں کو گائے کے گوشت کی کھلم کھلا اجازت دیدیں۔ غرضیکہ مسلمانوں کو وہ حقوق دیدئے جائیں جن کا وہ مطالبہ کرتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے سنٹرل اسمبلی کا بجٹ سیشن ۲۹ جنوری ۱۹۴۰ء کو شروع ہوگا۔ آخری تاریخوں کا اعلان آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے انگلستان سے واپس آنے پر کیا جائے گا۔ اگلے منگل تک آپ کے واپس آنے کی توقع ہے۔

لاہور ۲۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے گورنمنٹ پنجاب نے دیہات میں جنگ کا پروپیگنڈا

جنرل سروس کمپنی آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہے

(۱) مکان بنانے والے احباب کے لئے ماہر اوورسیر کی زیر نگرانی مطابق نقشہ اور طیار کردہ اسٹیمیٹ کے اندر معمولی کمیشن پر نگرانی حسابات کا ہمہ اشت اور روپیہ کی ادائیگی شامل ہے کم سے کم عرصہ میں عمارت تعمیر کرتی ہے۔ (۲) جائداد کی خرید و فروخت کا انتظام کرتی ہے (۳) قادیان میں جائداد رکھنے والے دوستوں کی جائداد و مکانات کی حفاظت اور اس کے کرایہ کی وصولی کا انتظام کرتی ہے۔ (۴) ہر قسم کی بجلی کی فٹنگ اور اس کے سامان کی فروخت کرتی ہے۔

عمارتی سامان۔ لوہا اور سیمنٹ بٹالہ اور امرت سر کے نرخ پر قادیان میں مہیا کرتی ہے۔

مینیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

قابل توجہ سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ

خلافت جوبلی فنڈ میں سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے وہی احباب سمجھے جائیں گے۔ جنہوں نے اپنی ماہوار آمد کے برابر چندہ ادا کر دیا ہے۔ یا آمد سے زیادہ ادا کیا ہے۔ اس لئے جملہ سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ صرف انہی احباب کی فہرست معہ رقوم ادا کردہ ارسال فرمائیں۔ جن کا چندہ ان کی ایک ماہ کی آمد کے برابر یا اس سے زائد ہے۔ تاکہ اخبار میں شائع کی جائیں۔ اور جن احباب نے آمد سے کم چندہ ادا کیا ہے۔ وہ سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے متصور نہ ہوں گے۔ لہذا ان کے نام اخبار میں شائع نہیں کئے جائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوبلی فنڈ اور عہدیداران جماعتہائے مقامی کا فرض

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ امسال جلسہ سالانہ پر خلافت جوبلی منائی جائے گی۔ جس میں اب ایک مہینے سے کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس عرصہ میں مجوزہ رقم تین لاکھ کا پورا کیا جانا ضروری ہے۔ جوبلی فنڈ کی وصولی اب تک تقریباً دو لاکھ تک ہوئی ہے۔ اس لئے عہدیداران جماعتہائے مقامی کا فرض ہے۔ کہ نہایت سرگرمی کے ساتھ مزید وعدے لیں۔ اور وصولی کریں۔ جن احباب نے اپنی حیثیت سے کم چندہ دیا ہے ان سے مزید رقم وصول کریں۔ اور جلد مرکز میں بھجوائیں۔ عہدیداران جماعتہائے مقامی کو چاہیئے۔ کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کریں۔ اور ہر ممکن تدبیر کو استعمال میں لائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

یوم سیرت پیشوایان مذاہب کے لئے ٹریکٹ

انجمن ترقی اسلام نے یوم سیرت پیشوایان مذاہب پر تقسیم کرنے کے لئے ایک ٹریکٹ بعنوان "دعوۃ صلح" شائع کیا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ کثرت سے اس کی اشاعت کریں جتنی کاپیاں مطلوب ہوں۔ فوراً لکھیں۔ تاکہ وقت پر پہنچائی جا سکیں۔ قیمت ۸؍ سیکڑہ

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام قادیان

(بقیہ صفحہ ۳)

اس قسم کے بے سروپا دعووں کے علاوہ مسئول صاحب نے قیاسات کے گھوڑے دوڑانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں "حکومت برطانیہ مسلمانوں کے خلاف برسر جنگ ہو۔ تو ہندوستان کے مسلمان نہایت آسانی سے اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے۔ اور اس کے احکام کے مطابق اس سے عدم تعاون بلکہ بعض حالات میں اس کے خلاف جہاد بالسیف تک فیصلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن مرزائی اپنے عقیدہ کے مطابق اسوقت بھی انگریز کی اطاعت کیلئے مجبور ہیں۔ جب اسکی توپیں قصر خلافت پر گولے برسا رہی ہوں۔ اور مرزائیوں کے خلیفۃ المسیح کو اپنے عہدہ سے معزول نہ کر دیں"

اگرچہ اس قسم کی قیاس آرائی قطعاً قابل اعتنا نہیں۔ لیکن چونکہ مسئول صاحب نے اس میں بھی منہ کی کھائی ہے۔ اس لئے مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ پر تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا منحوس وقت نہیں آیا۔ لیکن دوسرے مسلمانوں پر ایسا وقت آچکا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ گذشتہ جنگ عظیم میں بعض اسلامی ممالک کے خلاف برسر جنگ رہی ہے۔ کیا اسوقت ہندوستان کے مسلمانوں نے حکومت سے عدم تعاون کیا تھا۔ یا اسکے خلاف جہاد بالسیف کا فیصلہ کیا تھا۔ معلوم نہیں اسوقت مسئول صاحب کس گوشہ گمنامی میں دبکے بیٹھے رہے۔ اور کیوں انہوں نے مسلمانوں کو وہ سبق نہ دیا جو آج سکھا رہے ہیں۔ پس جبکہ مسلمانوں پر اور خود مسئول صاحب پر ایسا وقت آیا۔ کہ حکومت برطانیہ کو مسلمانوں سے برسر جنگ ہونا پڑا۔ مگر اسوقت انہوں نے یہی فیصلہ کیا۔ کہ حکومت برطانیہ کو ہر ممکن طریق سے امداد دینی چاہیئے اور امداد دی۔ تو اب کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۹۳۹ء عقل و خرد سے عاری ہو کر "مسئول" صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ اسے قابل عمل سمجھا جائیگا۔ اب بھی اگر کبھی ایسا وقت آیا۔ تو مسلمان وہی طریق عمل اختیار کریں گے جو انہوں نے پہلے کیا تھا۔ اور مسئول صاحب ۱۹۱۸ء والی ذہنیت سے کام لینا نہ سکھائے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے بیعت کرنے والوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

643 Aliyyu Lagos
644 Habibatu D/o Layewu Lagos
645 Abadul Yafari "
646 Abdul Karim "
647 Umuani D/o Raliku Lagos
648 Yhadamosi S/o Ajidogun Lagos
649 Salamotu D/o Bakari Lagos
650 Mrs Edith Mobarak N. Ahmad London
651 Suwebotu Adeke D/o Adedigi of Surulere Lagos
652 Adibatu Adeke D/o Mr Gbademon Fagbon Lagos
653 Sidikatu D/o Abdul Qadir (Iga Igebe) Lagos
654 Zeenotu D/o Uthman of Iga Ilusata Lagos.
655 Hidayatu D/o Idowu of Idokum Ota Lagos
656 Bello Ayoh S/o Alli of Iposu Hill Epe Lagos
657 Aminat Ibitayoh D/o Abdul Qadir
Mekere Ekum Lagos
658 Abudu Salami S/o Shitta of Ipate Aladi Otta Lagos
659 Raden A. Bakar Salangiswel Palembang
660 Abdul Halim bin Sumatra
661 Radja Soelaiman Palembang Sumatra
662 Hadidah Oemmi M. Saleh Aj Tjandiwalang Sumatra
663 Ali Khairullah Ohio U.S.A
664 Ahmad Sodik U.S.A.
665 Esa Hameed Celveland Ohio "
666 Azeeza Hameed Celveland Ohio "
667 Ahmad Farook "
668 Mr. Akram Mustafa Ohio "
669 Mrs. Aliyyah "
670 " Amtul Lateef "
671 " Hameeda Begum
672 " Aliyyah U.S.A
673 Mr Mohd Lateef "
674 Mrs Lateefa Kareem U.S.A.

(باقی)

230

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ شوال ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئول شہباز کا اسلامی تعلیمات کے خلاف طریق عمل

مونہہ سے اطاعتِ انگریز کا انکار مگر عمل سے اقرار

مسئول صاحب "شہباز" نے ایک دفعہ پھر "غلامانہ اطاعت اور دوستانہ تعاون کا فرق" بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ باوجود مطالبہ کے ابھی تک وہ اتنا بھی نہیں بتا سکے۔ کہ حکومتِ انگریزی کی اطاعت کا جوا اتار کر کب اور کس طرح انہوں نے اس سے دوستانہ روابط قائم کئے ہیں اور کیونکر غلامانہ اطاعت کی بجائے "دوستانہ تعاون" کا مرتبہ حاصل کیا ہے۔ ابھی چند ہی روز ہوئے۔ انہوں نے لکھا تھا:۔

"انگریز کی اطاعت" ان کے نزدیک "مذہبی عقیدہ کی حیثیت نہیں۔ بلکہ محض ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ جس کا فیصلہ وقتی حالات کے ماتحت مختلف ہو سکتا ہے"۔

(شہباز یکم نومبر)

گویا "انگریز کی اطاعت" سے تو انکار نہیں تھا۔ البتہ اس قسم کی اطاعت کے مذہبی عقیدہ ہونے سے انکار تھا۔ لیکن جب ہماری طرف سے اس خیال کی بے ہودگی ان پر ظاہر کی گئی۔ اور ثابت کیا گیا۔ کہ مسئول "شہباز" نے یہ کہکر اسلام کی شرمناک توہین کی ہے۔ کہ اس نے کسی غیر مسلم حکومت کے ماتحت بسنے والے مسلمانوں کو اتنا بھی نہیں بتایا۔ کہ اس کے متعلق ان کا کیا رویہ ہونا چاہیئے۔ بحالیکہ ان کی جان۔ ان کا مال۔ ان کی عزت۔ ان کی آبرو حتےٰ کہ ان کا مذہب بھی اس حکومت کے زیر اقتدار ہو۔ تو اب یہ ارشاد ہوا ہے۔ کہ:۔

"ہم انگریز حکمران کی غیر مشروط اطاعت کو اسلامی تعلیمات کے منافی قرار دیتے ہیں"۔ (۲۰ نومبر)

گویا انگریز کی مشروط اطاعت سے اب بھی انکار نہیں۔ اور اسے تعلیمات اسلامی کے عین مطابق سمجھا جاتا ہے۔ مگر سوال صرف یہ ہے۔ کہ مشروط اطاعت سے مسئول صاحب کا مفہوم کیا ہے۔ اور انہوں نے انگریزوں سے اطاعت کے وہ شرائط کب اور کہاں طے کئے ہیں۔ جنہیں تعلیمات اسلامی کے مطابق قرار دیتے ہیں۔ اگر اس قسم کی شرائط کی کوئی حقیقت نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا تھا۔ کہ مسئول صاحب خواہ مونہہ سے انگریز کی غیر مشروط اطاعت چھوڑ محض اطاعت کا بھی انکار کر دیں لیکن عمل سے اپنے آپ کو پورے اطاعت شعار ثابت کرتے رہیں گے۔ جیسا کہ اب تک ثابت کرنے کی کوشش کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس کا نام خواہ وہ "دوستانہ تعاون" رکھ لیں۔ اور خواہ دوسروں سے متعلق اس کو "غلامانہ اطاعت" کہہ لیں۔ بات ایک ہی ہے۔ البتہ اتنا فرق ضرور ہے۔ کہ جماعت احمدیہ حکومت کے متعلق جو عقیدہ رکھتی ہے۔ اس پر عمل بھی کرتی ہے۔ لیکن مسئول "شہباز" اور اسی قماش کے لوگ جس چیز کو اسلامی تعلیمات کے منافی قرار دیتے ہیں۔ اسی پر بلا چون وچرا عمل کر رہے ہیں۔ وہ کہتے تو یہ ہیں۔ کہ انگریز حکمران کی غیر مشروط اطاعت اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ لیکن نہ تو کبھی اطاعت کے متعلق انہیں انگریز سے شرائط طے کرنے کی جرأت ہوئی ہے۔ کہ ان کی اطاعت "مشروط اطاعت" کہلا سکے۔ اور نہ کبھی غیر مشروط اطاعت سے انحراف کیا گیا ہے۔ تا یہ ثابت ہو سکے۔ کہ اسلامی تعلیمات کے منافی غیر مشروط اطاعت کرنے کے لئے وہ تیار نہیں۔ گویا مسئول صاحب دیدہ دانستہ اسلامی تعلیمات کے خلاف طریقِ عمل اختیار کئے ہوئے ہیں"۔

مسئول صاحب شہباز کے قول و فعل میں یہ تضاد اور بھی کئی پہلوؤں سے نمایاں ہے۔ مثلاً اسی مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"مسئول شہباز آج بھی ہندوستان یا کسی دوسرے اسلامی ملک میں انگریزوں کے حاکمانہ اقتدار کا شدید مخالف ہے"۔

یہ تو قول ہے۔ اب فعل دیکھئے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جب سے "شہباز" نے جنم لیا ہے۔ مسئول صاحب نے نہ صرف انگریزوں کے حاکمانہ اقتدار کی شدید چھوڑ کبھی خفیف مخالفت بھی نہیں کی۔ بلکہ غیر مشروط اطاعت کر رہے ہیں۔ غیر مشروط امداد و تعاون میں مصروف ہیں۔ اور اسے شجاعانہ طرز عمل قرار دے کر نیکی قرار دے رہے ہیں۔ اب خیال فرمائیے۔ جو شخص ایک طرف تو اس حد تک انگریز کی خدمت گزاری باعث فخر اور موجب نیکی سمجھتا ہو۔ اور دوسری طرف یہ کہتا ہو۔ کہ وہ ہندوستان میں انگریزوں کے حاکمانہ اقتدار کا شدید مخالف ہے۔ اسے صحیح الدماغ کیونکر سمجھا جا سکتا ہے؟

ایک اور موقعہ پر "مسئول" صاحب نے ترنگ میں آکر یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ:۔

"حکومت برطانیہ اگر ہندوستان اور دیگر اسلامی ممالک کو غلام بنانے کا ارادہ لے کر آئے گی۔ تو ہم اس کے خلاف لڑنا ضروری قرار دیں گے"۔

معلوم نہیں مسئول صاحب کے فقرہ اول کا مطلب کیا ہے۔ حکومت برطانیہ ہندوستان اور دیگر اسلامی ممالک کو غلام بنانے کا ارادہ لے کر کہاں سے آئے گی۔ کیا وہ اب ہندوستان میں موجود نہیں ہے۔ اور کیا اس نے مسئول صاحب کی گردن پر اپنی غلامی کا جوا نہیں رکھا۔ اگر رکھا ہوا ہے۔ تو کیوں وہ اس کے خلاف لڑنا ضروری نہیں قرار دیتے۔ کیا "شہباز" نے چند سرکاری اشتہارات مل جانے سے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ مسئول صاحب کو حکومت برطانیہ نے کامل آزادی دے دی ہے۔ اور انہیں حق حاصل ہو گیا ہے۔ کہ مساوی حیثیت سے حکومت کے ساتھ تعلقات رکھیں۔ اگر یہ نہیں۔ تو اور کیا چیز ہے۔ جس کی بنا پر وہ اپنے آپ کو حکومت کے مقابلہ میں مساوی حیثیت دے رہے۔ اور یہاں تک کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر وہ ہندوستان کو غلام بنانے کا ارادہ لے کر آئے گی۔ تو ہم اس کے خلاف لڑنا ضروری قرار دیں گے۔ ابھی کل تک تو مسئول صاحب یہ کہہ رہے تھے۔ کہ ہندوستان کے گلے میں انگریز کی غلامی کا طوق پڑا ہوا ہے اور جب تک انگریز ہندوستان پر قابض ہیں یہ طوق نہیں اتر سکتا۔ لیکن اب "وقتی سیاست کی مقتضیات کے پیش نظر" ان کے خیالات میں ایسا انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔ کہ سارے کا سارا ہندوستان مسئول صاحب کو کامل آزاد نظر آرہا ہے۔ اور نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام اسلامی ممالک کی آزادی کی ذمہ واری وہ اپنے نازک کندھوں پر اٹھائے یہ فرما رہے ہیں۔ کہ

"حکومت برطانیہ اگر اسلامی ممالک کو غلام بنانے کا ارادہ لے کر آئے گی۔ تو ہم اس کے خلاف لڑنا ضروری قرار دیں گے"۔

اگر ان الفاظ کا وہی مفہوم ہے جو بظاہر لیا جا سکتا ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں فلسطین میں گذشتہ کئی سال سے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس کا "شہباز" کے ہمہ دان مسئول صاحب کو کچھ علم ہے۔ یا نہیں۔ اگر ہے۔ تو فرمائیں۔ ابھی تک اس وجہ سے انہوں نے کیوں حکومت برطانیہ کے خلاف لڑنا ضروری قرار نہیں دیا؟

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم)

سوالات کے جوابات

شہب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

علم حکمت کے محقق اور شہب

شہب شہاب کی جمع ہے۔ اور شہاب عربی زبان میں اس شعلۂ آتشیں کو کہتے ہیں جو فضا میں ایک جگہ سے دوسری طرف تیزی کے ساتھ حرکت کرتا ہوا پھیلتا ہے۔ کبھی خط ممتد کی صورت میں اور کبھی کسی اور صورت میں اور رات کے وقت وہ علی العموم نظر آتا ہے۔ عوام اسے تارا ٹوٹنا کہتے ہیں۔ محققین کے نزدیک اس کے اسباب بلحاظ ان کی تحقیق کے جداگانہ اور مختلف ہیں۔ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۱۱۱ پر فرماتے ہیں۔ ”علم حکمت کے محققوں کی تحقیقات قدیمہ و جدیدہ کی رو سے شہب وغیرہ کا پیدا ہونا اور اسباب سے بیان کیا گیا ہے۔ جو ان امور سے جو بیان کئے گئے ہیں۔ کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے۔ چنانچہ شرح اشارات میں جہاں کائنات الجو کے اسباب اور علل لکھے ہیں۔ صرف اسی قدر حدوث شہب کا سبب لکھا ہے کہ جب دخان حیز نار میں پہونچتا ہے۔ اور اس میں کچھ دھنیت اور لطافت ہوتی ہے۔ تو بباعث آگ کی تاثیر کے یکدفعہ بھڑک اٹھتا ہے۔ اور اب معلوم ہوتا ہے کہ بھڑکنے کے ساتھ ہی بجھ گیا۔ مگر اصل میں وہ بجھتا نہیں بات یہ ہے کہ دخان کی طرح دونوں طرفوں میں سے پہلے ایک طرف بھڑک اٹھتی ہے۔ جو اوپر کی طرف ہے۔ پھر وہ اشتعال دوسری طرف جاتا ہے اور اس حرکت کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا اس اشتعال کا ایک خط ممتد ہے اور اسی کا نام شہاب ہے۔ جو دخان کے خط ممتد بجنب اشتعال کے قریب پیدا ہوتا ہے اور پھر جب اجزاء ارضیہ اس دخان آتش خالص کی طرف مستحیل ہو جاتے ہیں تو بوجہ پیدا ہو جانے لطافت کے وہ عنصر نار نظر نہیں آتا۔ اور دیکھنے والے کو یہ گمان گزرتا ہے کہ گویا وہ بجھ گیا ہے۔ حالانکہ دراصل وہ بجھا نہیں ہے۔ اور یہ صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب دخان لطیف ہو۔ لیکن اگر غلیظ ہو تو اشتعال اس آگ کا کئی دنوں اور برسوں تک رہتا ہے۔ اور طرح طرح کی شکلوں میں وہ روشنی جو ستارہ کے رنگ پر ہے آسمان کے جو میں نظر آتی ہے کبھی ایسا دکھائی دیتا ہے کہ گویا دم دار ستارہ ہے۔ اور کبھی وہ دم زلف کی شکل پر نظر آتی ہے کبھی وہ ناری ہیکل نیزہ کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ اور کبھی ایک حیوان کی طرح جو کئی سینگ رکھتا ہے۔ اور کبھی یہ ناری ہیکل بصورت مختلفہ ایک برس تک یا کئی برسوں تک دکھائی دیتی ہے۔ اور کبھی یہ ناری ہیکل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر شہب ثاقبہ کی صورت میں آجاتی ہے۔ اور کبھی شہب ثاقبہ اس ناری ہیکل کی شکل قبول کر لیتے ہیں۔ جب یہ ناری ہیکل قطب شمالی کے عین کنارہ پر نظر آتی ہے۔ تو بسا اوقات بہ نسبت اور اطراف کے بہت دیر تک رہتی ہے۔ اور اگر مدت دراز تک موجود رہے۔ تو اس کی حرارت سے کئی ہولناک نتائج پیدا ہو جاتے ہیں۔“

نئی روشنی کی تحقیقاتیں اور شہب

پھر فرماتے ہیں۔

”تاریخ کی رو سے یہ بھی منقول ہے کہ حضرت مسیح کی گرفتاری کے بعد اول شہب ثاقبہ اور پھر ایک زبانہ آتش پورے ایک برس تک جو آسمان میں دکھائی دیا۔ اور آسمان پر سے ایک چیز خاکستر کی طرح برستی تھی۔ اور دن کے نو بجے سے رات تک ایک سخت اندھیرا ہو جاتا تھا۔“

پھر فرماتے ہیں:۔

”غرض شہب اور دم دار ستاروں کی اصلیت میں یہ یونانیوں کے خیالات ہیں جو اسلام کے حکماء نے لئے اور اپنے تجارب کو بھی ان میں ملایا۔ لیکن حال کی نئی روشنی کی تحقیقاتوں کا ان سے بہت کچھ اختلاف ثابت ہوتا ہے۔ ان ظنی علوم میں یہ بات نہایت درجہ دل توڑنے والی ہے کہ آئے دن نئے نئے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا۔ کہ یونانی کی طبعی اور ہیئت حکمت کے کمال تک پہونچنے کے لئے ایک صراط مستقیم سمجھی جاتی تھی۔ اور اب یہ زمانہ ہے۔ کہ ان کی اکثر تحقیقاتوں پر ہنسا جاتا ہے۔ اور نہایت تحقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم یہ خیال نہ کریں۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد اس طبعی اور ہیئت پر بھی ہنسی کرنے والے پیدا ہو جائیں گے۔ کیونکہ گو دعوے کیا جاتا ہے۔ کہ اس زمانہ کی طبعی اور ہیئت تجارب حسیہ مشہودہ مرئیہ کے ذریعہ ثابت کی گئی ہے۔ مگر درحقیقت نہایت درجہ کا مبالغہ ہے۔ جس سے بعض خاص صورتوں کے مسائل یقینیہ میں ان ہزارہا مشتبہ اور ظنی اور غیر محقق خیالات کو بھی خواہ نخواہ گھسیڑ دیا گیا ہے۔ جن کا ابھی تک ہرگز ہرگز پورا پورا اور کامل طور پر کسی حکیم نے تصفیہ نہیں کیا۔“

پھر فرماتے ہیں:۔

”نئی روشنی کے محقق شہب ثاقبہ کی نسبت یہ رائے دیتے ہیں۔ کہ وہ درحقیقت لوہے اور کوئلے سے بنے ہوتے ہیں جن کا وزن زیادہ سے زیادہ پونڈ ہوتا ہے، اور دم دار ستاروں کی مانند غول کے غول بیضوی دائرے بنائے ہوئے سورج کے اردگرد جو میں پھرتے ہیں۔ ان کی روشنی کی وجہ درحقیقت وہ حرارت ہے۔ جو ان کی تیزی رفتار سے پیدا ہوتی ہے۔ اور دم دار ستاروں کی نسبت ان کا بیان ہے۔ کہ بعض ان میں سے کئی ہزار سال رہتے ہیں۔ اور آخر ٹوٹ کر شہاب بن جاتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب آفتاب برج اسد میں یا میزان میں ہو تو ان دونوں وقتوں میں کثرت شہب ثاقبہ کی توقع کی جاتی ہے۔ اور اکثر ۳۳ سال کے بعد یہ دورہ ہوتا ہے لیکن یہ قاعدہ کلی نہیں۔ بسا اوقات ان وقتوں سے پس و پیش بھی یہ حوادثات ظہور میں آجاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۸۷۲ء میں ستاروں کا گرنا بہ اقرار ان ہیئت دانوں کے بالکل غیر مترقب امر تھا۔ اگرچہ ۱۴ نومبر ۱۸۳۳ء اور ۲۷ نومبر ۱۸۸۵ء کو کثرت سے یہ واقعہ ظہور میں آنا ان کے قواعد مقررہ سے ملتا ہے لیکن تاریخ کے ٹٹولنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ نہایت فرق کے ساتھ اور ان تاریخوں سے بہت دور بھی وقوع میں آیا ہے۔ چنانچہ دہم مارچ ۱۵۲۱ء اور ۱۵ جنوری ۱۱۳۵ء اور ماہ مئی ۱۶۱۰ء میں جو کثرت سے شہب ثاقبہ وقوع میں آئے۔ اس میں ان تمام ہیئت دانوں کو بجز سکتہ حیرت اور کوئی دم مارنے کی جگہ نہیں۔ اور وہ شہب ثاقبہ جو مسیح کی گرفتاری کے بعد ظہور میں آئے۔ اور پھر ایک مدار ستارہ کی صورت میں ہو گئے۔“

بے اصل اور بے ثبوت باتوں کا ذخیرہ

پھر فرماتے ہیں۔

”اب اس تمام تحقیقات سے معلوم ہوا کہ درحقیقت کائنات الجو بالخصوص شہب ثاقبہ اور دم دار ستاروں کے بارے میں کوئی قطعی اور یقینی طریق بصیرت ہیئت دانوں اور طبعی والوں کو اب تک ہاتھ میں نہیں آیا۔ جب کبھی ان کے قواعد تراشیدہ کے برخلاف کوئی امر ظہور میں آتا ہے۔ تو ایک سخت پریشانی اور حیرت ان کو لاحق ہو جاتی ہے۔ اور گھبراہٹ کا ایک غل غبارہ ان میں اٹھتا ہے۔ یورپ کے ہیئت دان اور سائنس اور نجوم میں بڑی بڑی لافیں مارنے والے ہمیشہ کائنات الجو اور انکے نتائج کے بارہ میں پیشگوئیاں ایک بڑے دعوے کے ساتھ شائع کیا کرتے ہیں۔ اور کبھی لوگوں کو قحط سالیوں سے ڈراتے

231

اور طوفانوں اور آندھیوں کی پیش خبری سے دھڑکے میں ڈالتے۔ اور کبھی بروقت کی بارشوں اور ارزانی کی امیدیں دیتے مگر قدرتِ حق ہے کہ اکثر وہ ان خبروں میں جھوٹے نکلتے ہیں۔ مگر با ایں ہمہ پھر بھی لوگوں کے دماغوں کو ناحق پریشان کرتے رہتے ہیں۔ یوں تو وہ اپنے فکروں کو دور تک پہونچا کر خدائے عزوجل کی خدائی میں ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں۔ مگر حکمتِ ازلی ہمیشہ ان کو شرمندہ کرتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جن لوگوں کی فاش خطا ہمیشہ ثابت ہوتی رہتی ہے ان کی نسبت کیونکر گمان کر سکتے ہیں۔ کہ جو کچھ انہوں نے نظام اور سائنس کے بارے میں اب تک دریافت کیا ہے۔ وہ سب یقینی ہے۔ ہمیں تو ان کے معلومات کا قطعی مرتبہ ماننے میں بھی شرم آتی ہے۔ کیونکہ اب تک ان کے خیالات میں بے اثر اور بے ثبوت باتوں کا ذخیرہ بڑھا ہوا ہے۔"

اصل حقیقت کیا ہے؟

پھر فرماتے ہیں:۔

"اب اس عاجز پر خداوند کریم نے جو کچھ کھولا اور ظاہر کیا وہ یہ ہے۔ کہ اگر ہیئت دانوں اور طبعی والوں کے قواعد کسی قدر شہب ثاقبہ اور دمدار ستاروں کی نسبت قبول بھی کئے جاتے ہیں تب بھی جو کچھ قرآن کریم میں اللہ جل شانہ و عز اسمہ نے ان کائنات الجو کی روحانی اغراض کی نسبت بیان فرمایا ہے۔ اس میں اور ان ناقص العقل حکماء کے بیان میں کوئی مزاحمت اور جھگڑا نہیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے تو اپنا منصب صرف اسی قدر قرار دیا ہے۔ کہ علل مادیہ اور اسباب عادیہ ان چیزوں کے دریافت کر کے نظام ظاہری کا ایک باقاعدہ سلسلہ مقرر کر دیا جائے۔ لیکن قرآن کریم میں روحانی نظام کا ذکر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک فعل اس کے دوسرے فعل کا مزاحم نہیں ہو سکتا۔ پس کیا یہ تعجب کی جگہ ہو سکتی ہے۔ کہ جسمانی اور روحانی نظام خدا تعالیٰ کی قدرت سے ہمیشہ ساتھ ساتھ رہیں۔ بالخصوص جس حالت میں ہمیشہ ربانی مصلح دنیا میں آتے رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے ارادوں کی حرکت شروع رہتی ہے۔ اور کوئی صدی ایسی نہیں آتی۔ کہ جو دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں ان امور میں سے کسی امر کا ظہور نہ ہو۔ تو اس بات کے ماننے کے لئے ذرہ بھی استبعاد باقی نہیں رہتا۔ کہ کثرتِ شہب وغیرہ روحانی طور پر ضرور خدا تعالیٰ کے اس روحانی انتظام کے تجدد اور حدوث پر دلالت کرتے ہیں۔ جو الٰہی دین کی تقویت کے لئے ابتدا سے چلا آتا ہے۔ خاصکر جب اس بات کو ذہن میں خوب یاد رکھا جائے۔ کہ کثرت سے سقوطِ شہب وغیرہ اس امر سے براہ راست مخصوص نہیں۔ کہ کوئی نبی یا وارث نبی اصلاح دین کے لئے پیدا ہو۔ بلکہ اس کے ضمن میں یہ بات بھی داخل ہے۔ کہ اس نبی یا وارث اور قائمقام نبی کے ارہاصات پر کثرت شہب ہوتی ہے۔ بلکہ اس کے نمایاں فتوحات پر بھی کثرت سقوط شہب ہوتی ہے۔ کیونکہ اس وقت رحمان کا لشکر شیطان کے لشکر پر کامل فتح پا لیتا ہے۔

پس جب ایسے بڑے بڑے امور پیدا ہونے لگتے ہیں۔ کہ اس نبی یا وارث نبی کے لئے بطور ارہاص ہیں۔ یا اس کی کارروائیوں کے اول درجہ پر ممد اور معاون ہیں۔ یا اس کی فتح یابی کے آثار ہیں۔ تو ان کے قرب زمانہ میں بھی کثرت سقوط شہب وغیرہ حوادث وقوع میں آ جاتے ہیں۔ تو اس صورت میں ہر ایک غبی کو بھی یہ بات صفائی سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کہ درحقیقت یہ کثرت سقوط شہب روحانی سلسلہ کی متفرق خدمات کے لئے اور ان کے اول یا آخر یا درمیان میں آتی ہے اور وہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ مثلاً حال کے یورپ کے ہیئت دان جو ۲۷ نومبر ۱۸۸۵ء کے شہب یا انیسویں صدی کے دوسرے واقعات شہب کا ذکر کرتے ہیں۔ اور ان پر ایسا زور دیتے ہیں۔ کہ گویا ان کے پاس سب سے بڑھ کر یہی نظیریں ہیں۔ وہ ذرہ غور سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس صدی کے اواخر میں جو روحانی سلسلہ کے بڑے بڑے کام ظہور میں آنے والے تھے اور خدا تعالیٰ اپنے ایک بندہ کے توسط سے دینِ توحید کے تازہ کرنے کے لئے ارادہ فرما رہا تھا۔ اس کے لئے اس نے اس انیسویں صدی عیسوی میں کئی دفعہ کثرت سقوط شہب کا تماشہ دکھلایا تا وہ امر موکد ہو جائے۔ جس کا قطعی طور پر اس نے ارادہ فرما دیا ہے۔

اور اگر یہ سوال کیا جائے۔ کہ اس تساقط شہب کو جس کے اسباب تمامہا بظاہر مادی معلوم ہوتے ہیں رجم شیاطین سے کیا تعلق ہے۔ اور کیونکر معلوم ہو کہ درحقیقت اس حادثہ سے شیاطین آسمان سے دفع اور دور کئے جاتے ہیں۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ایسے اعتراض درحقیقت اس وقت پیدا ہوتے ہیں۔ جب روحانی سلسلہ کی یادداشت سے خیال ذہول کر جاتا ہے۔ یا اس سلسلہ کے وجود پر یقین نہیں ہوتا۔ ورنہ جس شخص کی دونوں سلسلوں پر نظر ہے وہ بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اجرام علوی اور اجرام سفلی اور تمام کائنات الجو میں جو کچھ تغیر اور تحول اور کوئی امر مستحدث ظہور میں آتا ہے۔ اس کے حدوث کی درحقیقت دو علتیں یعنی موجب ہیں:۔

اوّل۔ پہلے تو یہی سلسلہ علل نظام آسمانی جس سے ظاہری فلسفی اور طبعی بحث اور سروکار رکھتا ہے۔ اور جس کی نسبت ظاہر بین حکماء کی نظر یہ خیال رکھتی ہے۔ کہ وہ جسمانی علل اور معلولات اور مؤثرات اور متاثرات سے منضبط اور ترتیب یافتہ ہے:۔

دوم۔ دوسرے وہ سلسلہ جو ان ظاہر بین حکما کی نظر تام سے مخفی ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے ملائک کا سلسلہ ہے۔ جو اندر ہی اندر اس ظاہری سلسلہ کو مدد دیتا ہے اور اس ظاہری کاروبار کو انجام تک پہونچا دیتا ہے۔ اور بالغ نظر لوگ بخوبی اس بات کو سمجھتے ہیں۔ کہ بغیر تائید اس سلسلہ کے جو روحانی ہے ظاہری سلسلہ کا کام ہرگز چل ہی نہیں سکتا۔ ایک ظاہر بین فلاسفر اسباب کو موجود پا کر خیال کرتا ہے۔ کہ فلاں نتیجہ ان اسباب کے لئے ضروری ہے۔ مگر ایسے لوگوں کو ہمیشہ شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ جبکہ باوجود اجتماعِ اسباب کے نتیجہ برعکس نکلتا ہے۔ یا وہ اسباب اپنے اختیار اور تدبیر سے باہر ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک طبیب نہایت احتیاط سے ایک بیمار بادشاہ کا علاج کرتا ہے۔ یا مثلاً ایک گروہ طبیبوں کا ایسے مریض کے لئے دن رات تشخیص مرض اور تجویز دوا اور تدبیر غذا میں ایسا معروف ہوتا ہے۔ کہ اپنے دماغ کی تمام عقل اس پر خرچ کر دیتا ہے۔ مگر جب کہ اس بادشاہ کی موت مقدر ہوتی ہے۔ تو وہ تمام تجویزیں خطا جاتی ہیں اور چند روز طبیبوں اور موت کی لڑائی ہو کر آخر موت فتح پاتی ہے۔ اس طور کے ہمیشہ نمونے ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ مگر افسوس کہ لوگ ان کو غور کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ بہر حال یہ ثابت ہے۔ کہ قادر مطلق نے دنیا کے حوادث کو صرف اسی ظاہری سلسلہ تک محصور اور محدود نہیں کیا۔ بلکہ ایک باطنی سلسلہ ساتھ ساتھ جاری ہے۔ اگر آفتاب ہے یا ماہتاب یا زمین یا وہ بخارات جن سے پانی برستا ہے۔ یا وہ آندھیاں جو زور سے آتی ہیں۔ یا وہ اولے جو زمین پر گرتے ہیں۔ یا وہ شہب ثاقبہ جو ٹوٹتے ہیں۔ اگر یہ تمام چیزیں اپنے کاموں اور تمام تغیرات اور تحولات اور حدوثات میں ظاہری اسباب بھی رکھتی ہیں۔ جن کے بیان میں ہیئت اور طبعی کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ لیکن با ایں ہمہ عارف لوگ جانتے ہیں۔ کہ ان اسباب کے نیچے اور اسباب بھی ہیں جو مدبر بالارادہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کا دوسرے لفظوں میں نام ملائک ہے۔ وہ جس چیز سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے تمام کاروبار کو انجام تک پہنچاتے ہیں۔ اور اپنے کاموں میں اکثر ان روحانی اغراض کو مدنظر رکھتے ہیں جو مولیٰ کریم نے ان کو سپرد کی ہیں۔ اور ان کے کام بیہودہ نہیں۔ بلکہ ہر ایک کام میں بڑے بڑے مقاصد ان کو مدنظر رہتے ہیں۔"

نظام عالم کے چلانے کے دو نظام

پھر فرماتے ہیں۔

"اب جب کہ یہ بات ایک ثابت شدہ صداقت ہے۔ جس کو ہم اس سے پہلے بھی کسی قدر تفصیل سے لکھ چکے ہیں۔ اور ہمارے رسالہ توضیح مرام میں بھی یہ تمام بحث نہایت لطافت بیان سے مندرج ہے۔ کہ حکیم مطلق نے اس عالم کے احسن طور پر کاروبار چلانے کے لئے دو نظام رکھے ہوئے ہیں۔ اور باطنی نظام فرشتوں کے متعلق ہے۔ اور کوئی جز ظاہری نظام کی ایسی نہیں جس کے ساتھ درپردہ باطنی نظام نہ ہو تو اس صورت میں ایک مسترشد بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ شہب ثاقبہ کے تساقط کا ظاہری نظام جن علل اور اسباب پر مبنی ہے۔ وہ علل اور اسباب روحانی نظام کے کچھ مزاحم اور سدراہ نہیں اور روحانی نظام یہ ہے۔ کہ ہر ایک شہاب جو ٹوٹتا ہے۔ دراصل اس پر ایک فرشتہ موکل ہوتا ہے۔ جو اس کو جس طرف چاہتا ہے۔ حرکت دیتا ہے چنانچہ شہب کی طرز حرکات ہی اس پر شاہد ہے اور یہ بات صاف ظاہر ہے۔ کہ فرشتہ کا کام عبث نہیں ہوسکتا۔ اس کی تحت میں ضرور کوئی نہ کوئی غرض ہوگی جو مصالح دین اور دنیا کے لئے مفید ہو۔ لیکن ملائک کے کاموں کی غرض کو سمجھنا بجز توسط ملائک ممکن نہیں سو بتوسط ملائک یعنی جبرئیل علیہ السلام آخر الرسل صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی ظاہر ہوا۔ کہ ملائک کے اس فعل رمی شہب سے علت غائی رجم شیاطین ہے اور یہ بعید کہ شہب کے ٹوٹنے سے کیونکر شیاطین بھاگ جاتے ہیں۔ اس کا روحانی سلسلہ پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیاطین اور ملائک کی عداوت ذاتی ہے۔ پس ملائک ان شہب کے چھوڑنے کے وقت جن پر وہ ستاروں کی حرارت کا بھی اثر ڈالتے ہیں۔ اپنی ایک نورانی طاقت جو میں پھیلاتے ہیں اور ہر ایک شہاب جو حرکت کرتا ہے وہ اپنے ساتھ ایک ملکی نور رکھتا ہے۔ کیونکہ فرشتوں کے ہاتھ سے برکت پاکر آتا ہے۔ اور شیطان سوزی کا اس میں ایک مادہ ہوتا ہے۔ پس یہ اعتراض نہیں ہوسکتا۔ کہ جنات تو آگ سے مخلوق ہیں وہ آگ سے کیا ضرر اٹھائیں گے۔ کیونکہ درحقیقت جس قدر رمی شہب سے جنات کو ضرر پہنچتا ہے۔ اس کا یہ ظاہری موجب آگ نہیں بلکہ وہ روشنی موجب ہے۔ جو فرشتہ کے نور سے شہب کے ساتھ شامل ہوتی ہے۔ جو بالخاصیت محرق شیاطین ہے۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"اس ہماری تقریر پر کوئی یہ اعتراض نہ کرے۔ کہ یہ تمام تقریر صرف بے ثبوت خیالات اور غایت کار خطابیات میں سے ہے جس کا معقولی طور پر کوئی ثبوت نہیں۔ کیونکہ ہم اسبات کو بخوبی ثابت کر چکے ہیں۔ کہ اس عالم کی حرکات اور حوادث خودبخود نہیں اور نہ بغیر مرضی مالک اور نہ عبث اور بیہودہ ہیں۔ بلکہ درپردہ تمام اجرام علوی اور اجسام سفلی کے لئے منجانب اللہ مدبر مقرر ہیں۔ جن کو دوسرے لفظوں میں ملائک کہتے ہیں۔ اور جب تک کوئی انسان پابند اعتقاد وجود ہستی باری ہے۔ اور دہریہ نہیں۔ اس کو ضرور یہ بات ماننی پڑے گی۔ کہ یہ تمام کاروبار عبث نہیں۔ بلکہ ہر ایک حدوث اور ظہور پر خدا تعالےٰ کی حکمت اور مصلحت بالارادہ کا ہاتھ ہے۔ اور وہ ارادہ تمام انتظام کے موافق بتوسط اسباب ظہور پذیر ہوتا ہے۔ چونکہ خدا تعالےٰ نے اجرام اور اجسام کو علم اور شعور نہیں دیا اس لئے ان باتوں کے پورا کرنے کے لئے جن میں علم اور شعور درکار ہے۔ ایسے اسباب یعنی ایسی چیزوں کے توسط کی حاجت ہوئی جن کو علم اور شعور دیا گیا ہے اور وہ ملائک ہیں۔"

عقل وحی اور الہام کی محتاج ہے

پھر فرماتے ہیں۔

"اس اقرار کے بعد اگرچہ عقل مفصلاً تساقط شہب کی ان اغراض کو دریافت نہ کر سکے جو ملائک کے درپردہ اغراض و مقاصد ہیں پس وہ بوجہ اس کے کہ ادراک تفصیلی سے عاجز ہے۔ اس تفصیل کے لئے کسی اور ذریعہ کی محتاج ہوگی۔ جو حدود عقل سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ ذریعہ وحی اور الہام ہے۔ جو اسی غرض سے انسان کو دیا گیا ہے تا انسان کو ان معارف اور حقائق تک پہنچا دے کہ جن تک مجرد عقل پہنچ نہیں سکتی اور وہ اسرار دقیقہ اس پر کھولے جو عقل کے ذریعے سے کھل نہیں سکتے اور وحی سے مراد ہماری وحی قرآن ہے جس نے ہم پر یہ عقدہ کھول دیا کہ استقاط شہب سے ملائکہ کی غرض رجم شیاطین ہے۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"پھر اس خاصیت ثابت شدہ کا صرف اس بنیاد پر انکار کرنا کہ عقل اس کے سمجھنے سے قاصر ہے۔ اگر نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا انسانی عقل نے تمام ان خواص دقیقہ پر جو اجسام اور اجرام میں پائے جاتے ہیں۔ دلائل عقلی کی رو سے احاطہ کر لیا ہے۔ تا اس اعتراض کا حق پیدا ہو کہ تساقط شہب کی نسبت جو انتشار نورانیت کا بھید بیان کیا جاتا ہے۔ یہ کیوں عقل کی دریافت سے باہر رہ گیا ہے۔ اور جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں۔ یہ بات بھی نہیں۔ کہ اس بھید کے تسلیم کرانے کے لئے عقل پر سراسر جبر ہے۔ بلکہ جس حد تک عقل انسانی اپنے وجود میں طاقت فہم رکھتی ہے وہ اپنی اس حد کے مناسب حال اس بھید کو تسلیم کرتی ہے۔ انکار نہیں کرتی کیونکہ عقل سلیم کو وجود ملائکہ اور ان کی خدمات مفوضہ کے تسلیم کرنے کے بعد ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ تساقط شہب بھی ملائکہ کے ذریعہ سے ظہور میں آتا ہے۔ اور ملائکہ کسی غرض اور مقصد کے لئے اس فعل کو بحکم مولےٰ کریم بجا لاتے ہیں۔ پس عقل سلیم کا اسی قدر ماننا اس کی ترقی کے لئے ایک زینہ کی طرح ہے اور بلاشبہ اس قدر تسلیم کے بعد عقل سلیم تساقط شہب کو دہریوں اور طبعیوں کی عقول ناقصہ کی طرح ایک امر عبث خیال نہیں کرے گی۔ بلکہ یقین کامل کے ساتھ اس رائے کی طرف جھکے گی۔ کہ درحقیقت یہ حکیمانہ کام ہے جس کے تحت میں مقاصد عالیہ ہیں۔ اور اس قدر علم کے ساتھ عقل سلیم کو اسبات کی حرص پیدا ہوگی۔ کہ ان مقاصد عالیہ کو مفصل طور پر معلوم کرے۔ پس یہ حرص اور شوق صادق اس کو کشاں کشاں اس مرشد کامل کی طرف لے آئے گا۔ جو وحی قرآن کریم ہے۔"

نبی کی بعثت سے شہب کا تعلق

پھر فرماتے ہیں۔

"اب جاننا چاہئے کہ عرب کے لوگ بوجہ ان خیالات کے جو کاہنوں کے ذریعہ سے ان میں پھیل گئے تھے نہایت شدید اعتقاد سے ان باتوں کو مانتے تھے کہ جس وقت کثرت سے ستارے یعنی شہب گرتے ہیں۔ تو کوئی بڑا عظیم الشان انسان پیدا ہوتا ہے۔ خاص کر ان کے کاہن جو ارواح خبیثہ سے کچھ تعلق پیدا کر لیتے تھے۔ اور اخبار غیبیہ بتلایا کرتے تھے۔ ان کا تو گویا پختہ اور یقینی عقیدہ تھا۔ کہ کثرت شہب یعنی تاروں کا معمولی اندازہ سے بہت زیادہ ٹوٹنا اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ کوئی نبی دنیا میں پیدا ہونے والا ہے۔ اور ایسا اتفاق ہوا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت حد سے زیادہ سقوط شہب ہوا۔ جیسا کہ سورہ الجن میں خدا تعالےٰ نے اس واقعہ کی شہادت دی ہے۔ اور حکایتاً عن الجنات فرمایا ہے۔ وانا لمسنا السماء فوجدناها ملئت حرسا شديدا وشهبا وانا كنا نقعد منها مقاعد للسمع فمن يستمع الآن يجد له شهابا رصدا (سورہ الجن الجزو نمبر ۲۹) یعنی ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو چوکیداروں سے یعنی فرشتوں سے اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور ہم پہلے اس سے امور غیبیہ کے سننے کیلئے آسمان سے گھات میں بیٹھا کرتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

232

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اب جب ہم سننا چاہتے ہیں۔ تو گھات میں ایک شعلے کو پاتے ہیں۔ جو ہم پر گرتا ہے۔ ان آیات کی تائید میں کثرت سے احادیث پائی جاتی ہیں۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ وغیرہ سب اسی قسم کی حدیثیں اپنی تالیفات میں لائے ہیں۔ کہ شہب کا گرنا شیاطین کے رد کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اور امام احمد ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ کہ شہب جاہلیت کے زمانہ میں بھی گرتے تھے لیکن ان کی کثرت اور غلظت بعثت کے وقت ہوئی۔ چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت جب کثرت سے شہب گرے، تو اہل طائف بہت ہی ڈر گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ شاید آسمان کے لوگوں میں تہلکہ پڑ گیا۔ تب ایک نے ان میں سے کہا۔ کہ ستاروں کی قرارگاہوں کو دیکھو۔ اگر وہ اپنے محل اور موقع سے ٹل گئے ہیں۔ تو آسمان کے لوگوں پر تباہی آئی۔ ورنہ یہ نشان جو آسمان پر ہوا ہے۔ ابن ابی کبشہ کی وجہ سے ہے (وہ لوگ شرارت کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے) غرض عرب کے لوگوں کے دلوں میں یہ بات جمی ہوئی تھی۔ کہ جب کوئی نبی دنیا میں آتا ہے۔ یا کوئی عظیم الشان آدمی پیدا ہوتا ہے۔ تو کثرت سے تارے ٹوٹتے ہیں؟

پھر فرماتے ہیں "ابن کثیر نے سدی سے روایت کی ہے۔ کہ شہب کا کثرت سے گرنا کسی نبی کے آنے پر دلالت کرتا ہے۔ یا دین کے غلبہ کی بشارت دیتا ہے۔ مگر جو کچھ اشارات نص قرآن کریم سے سمجھا جاتا ہے وہ ایک مفہوم عام ہے۔ جس سے صاف اور صریح طور پر مستنبط ہوتا ہے کہ جب کبھی نبی یا وارث نبی زمین پر مامور ہو کر آئے یا آنے پر ہو۔ یا اس کے ارہاصات ظاہر ہونے والے ہوں۔ یا کوئی بڑی فتحیابی قریب الوقوع ہو۔ تو ان تمام صورتوں میں ایسے ایسے آثار آسمان پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس سے انکار کرنا نادانی ہے۔ کیونکہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ بعض مصلح اور مجدد دین دنیا میں ایسے آتے ہیں کہ عام طور پر دنیا کو ان کی بھی خبر نہیں ہوتی!"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے رمی شہب کا نشان

پھر فرماتے ہیں "۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنی اس رات کو جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آئی ہے۔ اس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا۔ جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی۔ اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے۔ جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں۔ تا میں اس کو بیان کر سکوں۔ مجھ کو یاد ہے کہ اس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا۔ کہ مارمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمیٰ۔ سو اس رمی کو رمی شہب سے بہت مناسبت تھی۔ یہ شہب ثاقبہ کا تماشہ جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کی عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا۔ لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا۔ لیکن خداوند کریم جانتا تھا کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا میں تھا۔ اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا۔ میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں۔ اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا۔ کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا۔ کہ یہ میرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے"

خان بہادر محمد دلاور خاں صاحب کے نام

مولوی محمد علی صاحب کا خط

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں خان بہادر محمد دلاور خانصاحب اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ اور مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کی خط و کتابت شائع ہو چکی ہے۔ ناظرین نے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ کہ جہاں خان بہادر صاحب نے نہایت محبت اور نرمی سے جناب مولوی صاحب کو مخاطب کیا تھا۔ وہاں مولوی صاحب نے محض طعن و تشنیع سے کام لیا۔ خان بہادر صاحب موصوف نے اس پر بھی نہایت متانت سے کام لیتے ہوئے ایک محبت بھرا خط لکھا۔ لیکن جناب مولوی صاحب نے اس کا جواب پہلے سے بھی زیادہ ترش الفاظ میں دیا۔ مولوی صاحب موصوف کو جن حقائق کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حق میں خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت کے نشانات پیش کئے گئے ہیں۔ انہیں ماننا یا نہ ماننا مولوی صاحب کے اختیار کی بات تھی۔ لیکن اس قدر سختی تو مناسب نہ تھی۔ بہرحال مولوی صاحب کا آخری خط جو بعد میں موصول ہوا ہے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

اخویم مکرم خانصاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا خط ملا مشکل یہ ہے۔ کہ آپ اس کی طرف تو توجہ نہیں کرتے۔ جو میں نے لکھا۔

(۱) آپ فرماتے ہیں آمدنی پچیس لاکھ نہیں تعجب ہے جماعت کی تعداد دس لاکھ ہے۔ اور جس میں ۱ آنہ روپیہ شرح چندہ کے علاوہ تحریک جدید جیسی تحریکات ہوں۔ تو دس لاکھ آدمی اڑھائی روپیہ فی آدمی بھی اوسط نہ پڑے۔ تو کیا یہ دس لاکھ چالیس کروڑ کی طرح ہی ہوتے جا رہے ہیں۔

۲۔ پانچ چھ لاکھ ہی بھی کم سے کم پچیس سال میں سوا ڈیڑھ کروڑ روپیہ آیا۔ اس سے تو چاہئیے تھا کہ دس بیس زبانوں میں ہی قرآن کریم کا ترجمہ ہو جاتا۔ اور اگر حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کی یہ غرض نہ تھی۔ کہ قرآن کو دنیا میں پھیلائیں۔ لیظہرہ علی الدین کلہ۔ تو آپ پہلے آپ کے آنے کی غرض متعین فرمائیں۔ ۲۵ سال میں ایک ترجمہ انگریزی جس کے متعلق دعویٰ تھا کہ اڑھائی سال میں پورا کر دیا جائیگا۔ پورا نہ ہو سکا معلوم ہوتا ہے توجہ دوسری طرف ہو گئی ہے۔ ہاں سچ ہے سیاست میں لوگ زیادہ خوش رہتے ہیں خاموش تعمیری کام کو آج کون پسند کرتا ہے

۳۔ قرآن کریم کے انگریزی ترجمے غیر احمدیوں نے بھی کر دیئے ہیں۔ یہ سچ ہے مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے یہ اور بھی شرم کی بات ہے۔ کہ غیر احمدیوں کی کچھ توجہ اس کام کی طرف ہوئی۔ جو مسیح موعودؑ کا کام تھا۔ تو آپ کے پیرووں کے لئے اور دلچسپیاں پیدا ہو گئیں۔

۴۔ میں نے لکھا تھا کہ آپ اخبار پیغام صلح پڑھا کریں۔ تو آپ کو ہمارے خیالات اور کام کا اندازہ ہو۔ مگر آپ غالباً اسے ناپاک سمجھتے ہوں گے۔ کیونکہ ہم سب کے سب آپ کے نزدیک نہیں۔ تو آپ کے پیر و مرشد کے نزدیک گو بھی کے سڑے ہوئے چھلکے ہیں۔

۵۔ آپ کے مشن کیا کام کریں۔ جن کے ساتھ کوئی لٹریچر نہیں۔ آج اثر لٹریچر کا دنیا پر ہوتا ہے۔ آدمی کسی ملک میں بھیجا ہوا کیا کرے گا۔ جب ہتھیار اس کو نہیں دیئے گئے۔

۶۔ یہ آپ نے فرض کر لیا ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت مقبولان بارگاہ الٰہی ہیں۔ اور باقی سب مردود۔ اس کا علاج میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ کو کام کی پرواہ نہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کس غرض کے لئے آئے تھے۔ اور وہ کام کہاں ہو رہا ہے۔

۷۔ حضرت صاحب نے تو میرے نیک ہونے کی شہادت دی۔ اور نیک نیت ہونے کی شہادت دی۔ آپ ؐ اس کو بھی توڑ مروڑ کر پس پشت پھینک رہے ہیں۔ حضرت صاحب موت کے بعد مجھے اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں میں مردود ہوں۔ اس کا علاج میرے پاس نہیں۔ "آپ بھی صالح تھے۔ نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ" یہ عالم برزخ کا قول ہے۔ پھر مجھے اپنی شاخ بھی قرار دیا۔ پھر مجھے قلم بھی دیا۔ آپ کے نزدیک یہ سب کچھ فضول ہے۔

۸۔ آپ اس شخص کے پیچھے لگے ہیں جو چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا ہے۔ میں اس ناپاک خیال کو قبول نہیں کر سکتا والسلام۔

خاکسار محمد علی

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ کی ماہانہ رپورٹ

بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس وتدریس

عرصہ زیر رپورٹ میں قرآن مجید۔ حقیقۃ الوحی اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حدیث شریف کا درس ہفتہ میں دو دو دن بفضل خدا باقاعدہ ہندوستانی احمدیوں کے لئے بعد نماز صبح اردو میں دیا جاتا رہا۔ ملفوظات اخبار الفضل سے سنائے جاتے رہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ باقاعدگی کے ساتھ احباب ٹبورا سے پڑھوایا جاتا رہا۔ افریقین کے لئے بھی بارہ ستمبر سے بعد نماز مغرب سواحیلی زبان میں درس شروع کر دیا ہے ماہ ستمبر کے آخر تک سوائے منگل اور جمعہ کے افریقین میں قرآن مجید کا درس اور ضمناً تبلیغی مسائل کی اچھی طرح سے وضاحت کی جاتی رہی۔

ملاقاتیں اور تبلیغی گفتگو

عرصہ زیر رپورٹ میں چالیس کے قریب ملاقاتیں مختلف اغراض کے پیش نظر مختلف الملل والاقوام کے لوگوں سے کی گئیں۔ ان میں سے قابل ذکر ملاقاتوں میں سے چند ایک کی مختصر کیفیت ذیل میں درج کرتا ہوں۔ افریقین مشنری شیخ صالح اور دیگر احمدی احباب علی الخصوص افریقین میں سے جن دوستوں نے تبلیغی کام کیا ہے وہ علاوہ ازیں ہے ہندوستان سے واپسی پر ٹبورا کے اعلیٰ حکام سے ملاقات نہ کر سکا تھا اور قریباً تمام ہی نئے آفیسر تھے اس لئے اس ماہ میں ڈسٹرکٹ آفیسر ٹبورا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس ویسٹرن پراونس اور پراونشل کمشنر ہر سہ اعلیٰ حکام سے ملاقات کر کے احمدیت سے انہیں تعارف کرایا۔ اور جماعت احمدیہ کی پُرامن جدوجہد سے آگاہ کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس ارشاد سے جو آپ نے جماعت کو اس جنگ کے دوران میں حکومت برطانیہ کی امداد کے لئے فرمایا اور جس کے پیش نظر مشرقی افریقہ کے احمدیوں نے اپنے آپ کو والنٹیروں میں پیش کیا ہے۔ آگاہ کیا۔ نیز ہر سہ آفیسروں سے کہا کہ اگر آپ کسی وقت اس بات کی ضرورت سمجھیں کہ موجودہ نازک وقت میں میں حکومت کی کسی طرح کی کوئی خدمات بجا لا سکتا ہوں تو آپ مجھے بتا رہائیں گے۔ ہر سہ حکام نے بہت شکریہ ادا کیا۔ پراونشل کمشنر سے لمبی ملاقات ہوئی اور مقامی ضروری امور کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ ڈسٹرکٹ آفیسر صاحب کو "احمدیہ موومنٹ" اور "پیغام احمدیت" بغرض مطالعہ پیش کیا گیا۔ جسے صاحب موصوف نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اور خاکسار کی دعوت پر کسی وقت سکول دیکھنے کے لئے آنے کا وعدہ کیا۔ علاوہ ازیں تعلیمی حکام سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن اور انسپکٹر آف سکولز سے تعلیمی امور وغیرہ کے متعلق ملاقاتیں کیں۔

۷ ستمبر ایک افریقین عیسائی مشنری سے جو ماردین مشن میں کام کرتا ہے۔ احمدیہ دارالتبلیغ میں اڑھائی گھنٹہ کے قریب عیسائیت و اسلام کے متعلق باتیں ہوئیں علی الخصوص انجیل کے الہامی ہونے اور اسلام کی اشاعت کیا تلوار کے زور سے ہوئی ہے مسائل زیر بحث رہے۔

معلم مسعودی کی ٹبورا مارکیٹ میں افریقین غیر احمدیوں سے دلچسپ گفتگو ہوئی غیر احمدیوں نے کافر کہا جس پر معلم مسعودی نے کہا کہ کافر انسان اپنے عملوں سے ہوتا ہے اور مومن بھی اپنے عملوں سے اگر اچھے عمل ہیں اور اچھے عقائد ہیں تو مومن ورنہ کافر۔ احمدیوں کے عقائد و عمل خدا کے فضل سے قرآن و شریعت کے مطابق ہیں اور ہم مومن ہیں تمہارے کافر کہنے سے کافر نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید میں پہلے سے خبر تھی کہ احمد نبی آئے گا۔ غیر احمدی کہنے لگے بتاؤ کہاں لکھا ہے۔ اس پر معلم مسعود کا نے قرآن منگوا کر سورہ صف سے آیت مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد پڑھ کر سنائی۔

ایک افریقین Ahmad Bessema کے نام کا غیر احمدیوں کا ایک اشتہار بزبان سواحیلی میرے پاس لایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے پندرہ کے قریب حوالے پیش کر کے یہ لکھا تھا۔ کہ اس قسم کے عقائد والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک حوالہ کے متعلق اس کو سمجھایا کہ ان میں سے ایک بھی کلمہ کفر نہیں۔

تقریریں

افریقین لوگوں کا دستور ہے۔ کہ وہ معراج کے دن روزہ رکھتے ہیں اور معراج کا دن خاص طور پر منایا جاتا ہے محفلیں منعقد کی جاتی ہیں۔ جن میں معراج کے حالات بیان کئے جاتے ہیں۔ ہم نے اس موقعہ پر ستر کے قریب مردوں اور عورتوں کو دعوت چائے دی اور ان کی افطاری کا انتظام کیا۔ اور اسی تقریب کے سلسلہ میں معراج پر بھی ایک مفصل تقریر اور صحیح تفصیل بیان کرتے ہوئے جسمانی و روحانی معراج کے مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی۔ اور احمدیت کا نظریہ پیش کر کے اس کی معقولیت کو واضح کیا۔

بیس ستمبر کو ایک احمدی فوت ہو گیا۔ اس کا جنازہ پڑھنے کے لئے جب خاکسار اس کے مکان پر پہنچا۔ تو احمدی اور غیر احمدی افریقیوں کا اچھا خاصا مجمع دیکھا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے تقریر کی اور بتایا کہ احمدیت کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا کیا مقصد ہے اور جماعت احمدیہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا اتنا عظیم الشان کام کر رہی ہے۔ اور ہمارے متعلق جو باتیں یہاں مشہور کی گئی ہیں کہ اسلام کے دشمن ہیں اور اسلام سے کوئی تعلق نہیں بالکل غلط ہیں۔ اس تقریر کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے بہت سی غلط فہمیوں کے دور کرنے کی توفیق دی۔ شیخ صالح افریقین مبلغ نے بھی بعد ازاں تقریر کی اور کہا کہ جھوٹ اور بدظنیوں سے احمدیت کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے بعد حاضرین کو دعوت دی گئی کہ اگر کسی نے کوئی سوال کرنا ہو تو خوشی سے کر سکتا ہے۔ لیکن کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔

۲۲ ستمبر کو احمدی افریقین عورتوں کی میٹنگ میں خاکسار نے تقریر کی۔ انہیں چندہ دینے اور مالی قربانی میں توفیق کے مطابق حصہ لینے کی تحریک کی۔ اس علاقہ میں افریقین بہت غریب اور مسکین ہیں لیکن پھر بھی اپنی توفیق کے مطابق کچھ نہ کچھ حصہ لے رہے ہیں۔

تبلیغی سفر

۲۴ ستمبر کو خاکسار تبلیغی سفر پر Kahama کے علاقہ میں گیا Kahama ریلوے سٹیشن سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ایک احمدی بھائی مبارک علی صاحب دکان کرتے ہیں دس بجے دن کے ان کے پاس پہنچا۔ میرے ساتھ ایک افریقن معلم وزیری بھی تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس جگہ کے افریقین و عرب نوجوان ملنے کے لئے آ گئے۔ ڈیڑھ دو گھنٹہ تک خاکسار ان نوجوانوں کو تبلیغ کرتا رہا اور احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سے واقف کیا۔ اور احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ اور قرآن و حدیث کس کا ساتھ دیتا ہے پر تقریر کی۔ پھر بوڑھے اور عمر رسیدہ عربوں سے ان کی دکانوں پر جا کر ملاقات کی۔ اثنائے گفتگو میں معلوم ہوا۔ کہ عرب نوجوانوں نے معلم منصور ایک عرب مولوی کو بلوا بھیجا ہے۔ وہ تھوڑی دیر کے بعد آ گیا۔ اور بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ مختلف امور کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ میرے پاس انجیل بھی تھی۔ میں نے بتایا کہ انجیل میں تو بے شک لکھا ہے۔ کہ مسیح آسمان پر چلا گیا۔ لیکن قرآن میں کہیں نہیں لکھا۔ آخر معلم منصور نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔

رات کو ایک دکان پر لوگ جمع ہوئے جہاں قرآن مجید کا درس دیا اور احمدیت کی تعلیم پیش کی۔

دوسرے دن ۲۵ ستمبر کو ایک عرب نوجوان اور ایک ہندوستانی نوجوان کو

233

ساتھ لے کر Bura مشن میں گئے۔ تا مشن دیکھیں اور تبلیغ کا موقعہ مل جائے تو تبلیغ بھی کریں۔ یہ مشن رومن کیتھولک کا ہے۔ White Fathers نے کہلا بھیجا کہ میں ابھی آتا ہوں۔ مگر مجھے دیکھ لینے کے بعد اس نے کہلا بھیجا کہ میں نہیں آ سکتا۔ مجھے اس وقت بہت کام ہے۔ اس انکار کا ساتھ کے غیر احمدیوں پر اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد قریب کے گاؤں میں گئے۔ گاؤں کے مردوں اور عورتوں کو ایک سایہ دار درخت کے نیچے جمع کیا۔ اور تبلیغ کی۔ ۱۵ مرد عورتوں نے اسلام قبول کیا۔ انہیں ½ گھنٹہ تک کلمہ طیبہ یاد کرایا۔

خطبات جمعہ

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مضامین پر خطبات پڑھے (۱) احمدی و غیر احمدی میں بلحاظ اعمال و عقائد کیا فرق ہے سواحیلی میں (۲) اطمینان قلب کیسے حاصل ہو سکتا ہے سواحیلی میں (۳) فلا و ربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم کی تفسیر کرتے ہوئے اردو میں (۴) اللہ تعالےٰ صورتوں کو نہیں بلکہ دلوں کو دیکھتا ہے اردو اور سواحیلی میں اس مضمون کو بیان کیا گیا۔

تعلیمی جدوجہد

گورنمنٹ افریقن سکول ٹبورا میں منگل و جمعرات کو پڑھانے کے لئے خاکسار و شیخ صالح جاتے رہے۔ ایک دن ہفتہ میں قرآن مجید اور قاعدہ یسرنا القرآن اور ایک دن کسی مضمون پر تقریر اور نوٹس لکھوانا رہا۔ قرآن مجید پڑھنے والے لڑکے اس وقت چوتھا سپارہ پڑھ رہے ہیں۔ اسلام کے مضمون پر انہیں نوٹس لکھوائے۔ اور نماز کے متعلق لکھوائے جا رہے ہیں۔

اس ماہ سے گورنمنٹ گرلز سکول میں بھی پڑھانا شروع کیا گیا اور تین مرتبہ جانے کا موقعہ ملا۔ اور اسلام کی موٹی موٹی باتیں بتائی گئیں۔

قیدیوں میں مکرم شیخ صالح صاحب باقاعدہ ہر آیت دار کو جاتے اور انہیں تبلیغ کرتے رہے۔ خاکسار نے بھی اس عرصہ میں تین لیکچر اخلاقی امور۔

اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے اور ارکان ایمان پر دیئے۔ احمدیہ مسلم سکول ٹبورا میں حسب سابق سلیبس کے مطابق لڑکوں کو تعلیم دی جاتی رہی۔ لڑکوں کو دینی امور کے متعلق روزانہ ½ گھنٹہ وقت دیا جاتا ہے۔ لیکچروں کی بھی مشق کرائی جاتی ہے۔ ہر جمعرات کو میٹنگ منعقد کی جاتی ہے ۳ ستمبر کو اعلان جنگ کی جب اطلاع ملی تو سکول کے لڑکوں کو اکٹھا کر کے ہز ایکسی لینسی گورنر آف ٹانگانیکا کا فرمان متعلق جنگ سنایا گیا۔ مورخہ ۳۰ ستمبر کو لڑکوں اور استادوں نے سیرۃ النبی کے مضمون پر تقریریں کیں۔ ان میں بعض جلسہ سیرۃ میں تقریر کریں گے۔ دو ہندوستانی نوجوانوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور نماز کے سبق دوران ماہ میں دیتا رہا۔

تحریری کام

عرصہ زیر رپورٹ میں احمدیہ مسلم سکول کے دو لڑکوں کو مختصر مضمون سیرۃ النبی کے جلسہ میں پڑھنے کے لئے لکھ کر دیئے۔ تین معلموں کے مضمونوں کو جو سیرۃ النبی کے جلسہ کے لئے تیار کروائے گئے تھے درست کیا۔ سواحلی زبان میں تقریر لکھی جس میں تحفہ ویلز کا سواحیلی میں ترجمہ کرایا گیا۔ اور ٹائپ شدہ مسودہ کی نظر ثانی اصل اردو کو سامنے رکھ کر کرتا رہا۔ "آسمانی آواز" کا سواحلی ترجمہ دوبارہ ٹائپ کیا اور پریس میں بھیجنے کے لئے تیار کر دیا۔ گجراتی زبان میں "آسمانی آواز" کا ترجمہ بھائی عبد المجید صاحب نے کیا اور بھائی عبد الغنی صاحب نے بعد میں اس کی درستی وغیرہ میں امداد دی ۷۴ خطوط لکھے گئے۔ اس کے علاوہ ۱۶۰ غیر احمدیوں کو بذریعہ ڈاک لٹریچر روانہ کیا گیا

عرصہ زیر رپورٹ میں سکول کے اردگرد باڑ لگوائی گئی۔ سکول کے لڑکوں کے ساتھ مل کر خاکسار نے بھی نالی کھودی اور اس میں Minara لگایا گیا۔ بھائی عبد المجید صاحب نے سکول کی کھڑکیوں کو اپنے ہاتھ سے جالی لگانے کا کام کیا۔ اور اب سکول کے لئے نوٹس بورڈ تیار کر رہے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

نئے احمدی

عرصہ زیر رپورٹ میں دو افریقن نے بیعت کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

افریقن مبلغ و مبلغہ

شیخ صالح اور ان کی اہلیہ صاحبہ مردوں اور عورتوں میں تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ اور احمدی عورتوں کی ہفتہ وار میٹنگ ہر جمعہ کو احمدیہ دار التبلیغ میں منعقد کی جاتی ہے۔ اس مجلس میں وقتاً فوقتاً خاکسار بھی تربیت و تعلیمی امور پر تقریریں کر کے احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ افریقن عورتیں خدا کے فضل سے اب چندوں میں بھی حصہ لے رہی ہیں۔ اہلیہ صاحبہ شیخ صالح کی جد و جہد قابل شکریہ ہے

خاکسار شیخ مبارک احمد احمدی عفی عنہ۔ حال ٹبورا۔

رسالہ "ریویو" اردو کا پیشوایان مذاہب نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

مہاتما بدھ — جناب مولانا محمد دین صاحب سابق مبلغ امریکہ
کنفیوشس — " " ابن عمر بی۔ اے مولوی فاضل
حضرت موسیٰ علیہ السلام — " پروفیسر محمد اسلم صاحب گورنمنٹ کالج لاہور
حضرت عیسیٰ — " ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے
اخوت انسانی — " چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
حضرت کرشن علیہ السلام — جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن
حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ — " گیانی واحد حسین صاحب مبلغ

یہ رسالہ ایک سو صفحوں کا ہوگا۔ ایک نسخہ کی قیمت پانچ آنے اور ۲۰ نسخوں کی قیمت ساڑھے چھ روپے ہے۔ رسالہ کا سالانہ چندہ صرف تین روپے ہے ہر نمبر میں نہایت علمی مضامین ہوتے ہیں۔ (مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان)

تقرر عہدہ داران مال

مندرجہ ذیل احباب کو مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے احباب ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

میاں مشتاق عالم صاحب گیجر سندھ سیمنٹ ورکس سکرٹری مال برائے جماعت احمدیہ روہڑی سندھ

میاں امام الدین صاحب سکرٹری مال برائے جماعت احمدیہ بھابڑہ

میاں نصر دین صاحب محصل برائے جماعت احمدیہ بھابڑہ

(ناظر بیت المال قادیان)

تحفہ تازہ نو بہار
عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ
جڑی بوٹیوں میوہ جات کا لطیف خوشرنگ خوشبودار جوہر!

قیمت :۔
فی بوتل (۲۰ خوراک) ... دو بوتل سے کم باہر روانہ نہیں ہوتا
جواں کرتا ہے بوڑھوں کو یہ ماء اللحم انگوری
رفیق تندرستی ہے یہ ماء اللحم انگوری